اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

دارالامان قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

جلد ۲۷ | مورخہ ۲۳ رجب ۱۳۵۸ھ | یوم جمعہ | مطابق ۸ ستمبر ۱۹۳۹ء | نمبر ۲۰۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جرمنی کی طرف سے امن شکنی کے بعد انسانیت کش مظالم

جان و مال کو بے تحاشا تباہ و برباد کر دینے والی جنگ کا آغاز ہو چکا ہے۔ اور نہیں کہا جا سکتا۔ کہ اس کا انجام کیا ہو۔ لیکن اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ اس ساری تباہی و بربادی کی ذمہ داری اس ایک شخص پر عائد کی جا رہی ہے۔ جس کا نام ہٹلر ہے۔ اور جو جرمنی کا مختار کل ہے۔ اس نے اپنی طاقت کے زعم میں پے در پے ایسی باتیں کیں۔ جو آج سے بہت عرصہ قبل جنگ کے شروع ہو جانے کے لئے کافی تھیں۔ مگر کسی نہ کسی وجہ سے جنگ ٹلتی رہی۔ آخر تا بکے۔ وہ وقت آ ہی گیا۔ جب جنگ ناگزیر ہو گئی۔ اور اب جبکہ اس کا آغاز ہو چکا ہے۔ ممکن نہیں کہ بہت بڑا انقلاب لائے بغیر انجام کو پہونچے۔

یہ انجام خواہ کسی رنگ میں ہو۔ اور کچھ ہی نتیجہ نکلے۔ یہ امر روز بروز زیادہ واضح ہوتا جا رہا ہے۔ کہ اس مصیبت میں کسی نہ کسی رنگ میں تمام دنیا کو مبتلا کرنے والے کا اپنا انجام بھی نہایت خوفناک نظر آتا ہے۔ اور کوئی عجب نہیں۔ اگر وہ اپنے ساتھ اپنے ملک کو بھی لے ڈوبے۔

گورنمنٹ برطانیہ اور گورنمنٹ فرانس کے علاوہ پریذیڈنٹ امریکہ نے بھی ہر رنگ میں کوشش کی۔ کہ کشت و خون تک نوبت نہ پہونچنے پائے۔ اور جھگڑا پُر امن طریق سے طے ہو جائے۔ اس کے علاوہ جرمنی کے حلیف اٹلی کے بادشاہ نے بھی قیام امن کے لئے اپیل کی۔ پھر ہر ملک اور ہر قوم کے لاکھوں کروڑوں انسان ملتجیانہ نگاہوں سے ہٹلر کی طرف دیکھ رہے تھے۔ مگر اس کے دل میں ایک ذرہ بھی رحم کا پیدا نہ ہوا۔ اور اس نے قوانین جنگ کی صریح خلاف ورزی کرتے ہوئے پولینڈ پر اس لئے حملہ کر دیا۔ کہ جو کچھ اس سے طلب کیا جاتا تھا۔ وہ اس نے پیش کیوں نہیں کر دیا۔ انسانیت اور اخلاق کے لحاظ سے یہ پہلی ٹھوکر تھی۔ جو جرمنی نے کھائی۔ کہ اعلان جنگ کئے بغیر جنگ شروع کر دی۔ حکومت برطانیہ اگرچہ پولینڈ کی امداد کا پختہ وعدہ کر چکی تھی۔ اور اسے یہ بھی احساس تھا۔ کہ جرمنی کے تین اطراف سے اچانک حملہ آور ہونے کی وجہ سے پولینڈ کو سخت نقصان اٹھانا پڑے گا۔ تاہم اس نے باقاعدہ جنگ کا الٹی میٹم دیا اور نہ صرف اس کی میعاد کے ختم ہونے تک جواب کا انتظار کیا۔ بلکہ اس مہلت میں اضافہ بھی کر دیا۔ پھر بھی جب کوئی جواب نہ آیا۔ تو اعلان جنگ کیا۔

اس کے بعد اس وقت تک جنگ کے جس قدر واقعات معلوم ہو چکے ہیں۔ ان سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ جرمنی قطعاً قوانین جنگ کی پروا نہیں کر رہا۔ ایسے مقامات پر کثرت کے ساتھ ہوائی جہازوں سے گولہ باری کی جاتی ہے۔ جن کا جنگ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور اس طرح بے قصور عورتوں۔ بچوں۔ اور بوڑھوں کو بے دریغ موت کے گھاٹ اتارا جا رہا ہے۔ ریل کی پٹڑیاں اکھیڑ کر گاڑیاں گرا دی گئی ہیں۔ غیر جنگی جہازوں کو ڈبویا جا رہا ہے۔ چنانچہ جرمنی نے سب سے پہلا جہاز جو ڈبویا۔ وہ ایک تجارتی جہاز تھا۔ جس پر کوئی ایسی چیز نہ تھی۔ جو قوانین جنگ کی زد میں آسکتی پھر اس کے مسافروں کو خبردار کئے بغیر اس پر حملہ کر دیا گیا۔

یہ ابھی ابتدا ہے۔ اور نہ معلوم اس کی انتہا کہاں ہو۔ کس قدر جانیں اور اموال وحشت اور بربریت کی نظر ہو جائیں۔ اس کی روک تھام کی صورت سوائے اس کے کیا ہو سکتی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ اپنی مخلوق پر رحم فرما کر ایسے سامان پیدا کر دے۔ کہ جو طاقتیں ازراہ ظلم اور تعدی دُنیا کی تباہی کے درپے ہیں۔ ان کا خاتمہ کر دے۔ اور وہ ضرور ایسا کرے گا۔ اور اپنی مخلوق پر رحم فرمائے گا۔ مگر اس رحم کو جذب کرنے کے لئے ضرورت ہے۔ کہ مخلوق خدا تعالےٰ کی طرف رجوع ہو۔ یعنی سیاہ کاریوں اور بداعمالیوں سے تائب ہو کر اس سے رحم اور شفقت کی التجا کرے۔ حکومتیں عدل و انصاف قائم کریں۔ اور رعایا اطاعت و فرمانبرداری کو ملحوظ رکھے دُنیا میں ظلم و ستم نہ کبھی پہلے پھلا پھولا ہے۔ اور نہ اب پھول سکتا ہے۔ دُنیا یقیناً یہ نظارہ اب بھی دیکھے گی لیکن اپنے بُرے اعمال کا خمیازہ بھگتنے کے بعد۔ اور اپنے گناہوں کا کفارہ ادا کرنے کے بعد۔ کاش مخلوق اپنے قلوب میں سچی ندامت کا جذبہ جلد سے جلد پیدا کر کے خدائے غفور و رحیم کے عفو کو جذب کرے۔ تا ہلاکت اور تباہی کے سیلاب سے بچ سکے۔ امن و چین کی زندگی بسر کر سکے۔ اور اپنے مالک و خالق کو راضی کر کے اس کے دائمی انعامات حاصل کر سکے۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۷ ستمبر ۱۹۳۹ء۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ ٹخنہ کے درد میں بھی بہت حد تک تخفیف ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو آج حرارت کی شکائت ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

حرم اول و حرم رابع حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت ناساز ہے احباب صحت کے لئے دعا کریں۔

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب سندھ سے واپس تشریف لے آئے۔

آج موضع ممرا کی جماعت احمدیہ کا جلسہ ہوا۔ جس میں ارد گرد کی جماعتوں کے احمدیوں کے علاوہ قادیان سے بھی بہت سے اصحاب گئے۔ احرار اور اہلحدیث مولویوں نے ہمارے جلسہ کو ناکام بنانے کی ناکام کوشش کی۔ اور مناظرہ کی طرح بھی ڈالی۔ مگر خود ہی مناظرہ سے راہ فرار اختیار کی۔ خدا کے فضل سے جلسہ ۹½ بجے صبح سے ۱½ بجے تک۔ اور پھر ۲ بجے سے ۴½ بجے شام تک ہوا جس میں جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال۔ مولوی دل محمد صاحب گیانی واحد حسین صاحب مولوی غلام احمد صاحب ارشد اور مولوی محمد اعظم صاحب نے تقریریں کیں۔ احرار نے علیحدہ جلسہ کیا جس میں سخت اشتعال انگیز تقریریں کیں۔

آج بٹالہ میں احمدیہ کبڈی ٹیم قادیان کا قصور کی ٹیم سے مقابلہ ہوا جس میں احمدیہ ٹیم کامیاب رہی۔

لوائے احمدیت کے متعلق ضروری اعلان

بعض صحابہ کرام نے اپنا چندہ لوائے احمدیت خاکسار کے نام ارسال فرمایا ہے جو درست نہیں جیسا کہ اعلان کیا جا چکا ہے۔ یہ چندہ براہ راست محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کے نام آنا چاہیئے تا رسید بھیجنے میں دیر نہ ہو۔ اور ریکارڈ بھی باضابطہ رکھا جا سکے۔

نیز عرض ہے کہ چونکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت لوائے احمدیت صحابہ اور صحابیات نے تیار کرنا ہے۔ اس لئے بذریعہ الفضل یہ درخواست کی گئی تھی کہ جو بزرگ صحابہ میں سے جھنڈا تیار کرنے کے فن سے کسی نہ کسی طرح کچھ واقفیت رکھتے ہوں۔ وہ اپنے نام اور پتہ سے خاکسار کو مطلع فرمائیں۔ تا ان کے مشورہ سے فائدہ اٹھایا جا سکے۔ اور وہ بھی اس مبارک کام میں حصہ لے سکیں لیکن ابھی تک اس طرف کچھ توجہ نہیں ہوئی۔ اس لئے پھر عرض ہے۔ کہ جو صحابہ اور صحابیات اس کام سے کچھ نہ کچھ واقفیت اور تجربہ رکھتے ہوں۔ وہ بہت جلد اپنے نام اور پتہ سے خاکسار کو مطلع فرمائیں۔ یہ ظاہر ہے کہ سارے صحابہ تو اس کام میں عملاً شریک نہیں ہو سکتے۔ اس لئے بہرحال انتخاب کرنا پڑے گا۔ اور خاص خاص ممتاز ہستیوں اور ماہر فن احباب کو ہی شامل کیا جا سکے گا۔ اس لئے ضروری ہے کہ ایسے احباب جلد سے جلد اس طرف توجہ فرمائیں۔

یہ واضح کر دینا بھی مناسب ہوگا کہ جھنڈا بنانا اور چیز ہے۔ اور اس کے ڈیزائن کا فیصلہ کرنا اور چیز۔ موخر الذکر امر کے لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ایک کمیٹی مقرر فرمائی ہوئی ہے۔ جس کے ممبران حضرت مرزا بشیر احمد صاحب صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور حضرت میر محمد اسحٰق صاحب ہیں۔ اگر ڈیزائن کے متعلق کسی دوست نے تجویز بھیجنا ہو۔ تو وہ اس کمیٹی کے سیکرٹری حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کے پاس آنی چاہیئے۔ خاکسار کی غرض صرف جھنڈا بنانے اور تیار کرنے کے متعلق ہے۔

خاکسار عبد الرحیم درد سیکرٹری خلافت جوبلی کمیٹی

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

اندرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۲۹۸	الفت بی بی صاحبہ	گورداسپور	۱۳۱۶	ہاجرہ بی بی صاحبہ	کانگڑہ
۱۲۹۹	فاطمہ بی بی صاحبہ	"	۱۳۱۷	عبد اللہ صاحب	"
۱۳۰۰	محمد الدین صاحب	"	۱۳۱۸	مستری محمد رمضان صاحب	پشاور
۱۳۰۱	معراج الدین صاحب	شیخوپورہ	۱۳۱۹	مہر ولی محمد خان صاحب	ملتان
۱۳۰۲	محمد شفیع صاحب	"	۱۳۲۰	غلام محمد خان صاحب	"
۱۳۰۳	تاج الدین صاحب	"	۱۳۲۱	بیگم عزیز صاحب	سیالکوٹ
۱۳۰۴	سراج الدین صاحب	"	۱۳۲۲	علی اکبر صاحب	راولپنڈی
۱۳۰۵	نواب بی بی صاحبہ	"	۱۳۲۳	اللہ رکھا صاحب	قادیان
۱۳۰۶	جیون بی بی صاحبہ	"	۱۳۲۴	لال الدین صاحب	گجرات
۱۳۰۷	غلام فاطمہ صاحبہ	گجرات	۱۳۲۵	فضل دین صاحب	گورداسپور
۱۳۰۸	شیخ سلطان احمد صاحب	مونگھیر	۱۳۲۶	مریم بی بی صاحبہ	شیخوپورہ
۱۳۰۹	میر نبی بخش صاحب	"	۱۳۲۷	محمد شیر باز خان صاحب	جالندھر
۱۳۱۰	بی بی شکیلہ صاحبہ	"	۱۳۲۸	چنن بی بی صاحبہ	میرپور
۱۳۱۱	بی بی حسینہ صاحبہ	"	۱۳۲۹	گجری صاحبہ	"
۱۳۱۲	Md Emadul-Haque	Rangoon	۱۳۳۰	بگہ خان صاحب	پونچھ
			۱۳۳۱	محمدے خان صاحب	"
۱۳۱۳	Modhameah	"	۱۳۳۲	پہلوان خان صاحب	"
۱۳۱۴	آمنہ بیگم صاحبہ	لائلپور	۱۳۳۳	فیروز الدین صاحب	"
۱۳۱۵	سید سردار علی صاحب	منصوری	۱۳۳۴	حکیم خوشی محمد صاحب	"

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا (۱) چودھری محمود احمد صاحب ایم۔ اے بہلول پور ضلع سیالکوٹ کی ملازمت میں کامیابی کے لئے (۲) شیخ محمد عبد الرشید صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ بٹالہ کے لڑکے عبد القیوم خانصاحب عرصہ سے بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے (۳) عمر علی خان صاحب دھواں ساہی کے لڑکے مظہر احمد کی صحت کے لئے (۴) سید مشتاق احمد صاحب سونگھڑہ اور ان کی اہلیہ اور بیٹی کی صحت کے لئے (۵) شیخ عبد الغنی صاحب پشاور کی لڑکی ممتاز خانم کی صحت کے لئے جو باؤ گولہ کے درد کی وجہ سے بیمار ہے (۶) عبد الجلیل صاحب پشاور کی والدہ اہلیہ اور لڑکے کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔

پتہ مطلوب ہے قریشی محمد حنیف صاحب قمر ساکن کنندرہ پاڑہ کٹک اپنے پتہ سے خاکسار کو جلد مطلع فرمائیں نہائت ضروری کام ہے۔
خاکسار سید مشتاق احمد مقام اور ڈاکخانہ سمیل پور (اڑیسہ)

اعلان نکاح مسماۃ عائشہ دختر میاں عبد اللہ ساکن ڈیرہ افغاناں تحصیل شکرگڑھ کا نکاح بعوض مہر مبلغ پچاس روپے ہمراہ مسمی بشیر احمد ولد دین محمد قوم قریشی ساکن بنہال ضلع گورداسپور یکم ستمبر ۱۹۳۹ء کو مرزا عبد الحق صاحب وکیل گورداسپور نے پڑھا۔ اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے مبارک کرے۔ خاکسار چودھری فضل احمد پٹواری گورداس ننگل

"قادیان کے آریہ اور ہم" کی وجہ تصنیف

مکرمی حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی ہمت کی عزت کرتا ہوں۔ کہ اس پیرانہ سالی اور عوارضات کے حملوں میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد سعادت کی باتیں یاد دلاتے رہتے ہیں۔ انہوں نے ۲۵ اگست کے "الفضل" میں کتاب "قادیان کے آریہ اور ہم" کی وجہ تصنیف پر روشنی ڈالی ہے۔ مجھے افسوس سے ظاہر کرنا پڑتا ہے کہ روایات کے سلسلہ میں بعض اوقات تاریخی غلطیوں کا ایک سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ جس کو اگر درست نہ کیا جائے۔ تو آنے والی نسلوں میں پیدا ہونے والے مورخین کو مشکلات پیدا ہوں گی۔ اور اگر اس کی اصلاح کی سعی کی جائے۔ تو یہ اندیشہ ہوتا ہے۔ کہ اختلافات کا سلسلہ شروع نہ ہو جائے میں کئی دن تک اسی کشمکش و پیچ میں رہا آخر میں نے مناسب سمجھا۔ کہ اصلاح نہایت ضروری ہے۔

نفسِ واقعہ کے متعلق مجھے کچھ لکھنا نہیں جو اس وقت کے اخبارات میں چھپ چکا ہے۔ مجھ کو جس امر کی تصحیح کرنی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ یہ واقعہ نمازِ جمعہ کا نہیں۔ بلکہ ۱۹۰۶ء کے سالانہ جلسہ کا ہے۔ اور یہ جلسہ کا پہلا دن تھا۔ (میرے پاس ریکارڈ نہیں میں اپنی یاد سے لکھ رہا ہوں) جس میں ظہر و عصر کی نمازیں جمع کی گئی تھیں۔ اور حضرت اقدس دھوپ کی وجہ سے صحن میں تشریف فرما نہ ہوئے تھے۔ بلکہ کسی قدر دیر سے تشریف لائے تھے۔ اور اس خیال سے کہ محراب تک جاتے ہوئے لوگ مصافحہ وغیرہ کے لئے اٹھیں گے۔ انہیں تکلیف ہوگی۔ اور وقت زیادہ صرف ہو جائے گا۔ آپ پیچھے ہی تشریف فرما ہو گئے تھے۔ گالیاں دینے کا واقعہ درست ہے۔ اور وہ شخص جس نے گالیاں دیں۔ اس کا نام میگراج عرف مینگھو بھنوٹ تھا۔ جلسہ میں حضور نے جو تقریر کی۔ اس میں جماعت کو صبر و برداشت کی تعلیم دی۔ جو آپ کا معمول اور سنہری اصول تھا۔ اس واقعہ کے متعلق آپ نے کوئی تصنیف نہیں فرمائی۔

"قادیان کے آریہ اور ہم" کی وجہ تصنیف قادیان کے آریوں کا اخبار "شبھ چنتک" تھا۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان نشانات کی تکذیب کی گئی تھی۔ جن کے گواہ قادیان کے آریہ لالہ ملاوامل اور لالہ شرمپت رائے صاحب تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مجلس میں جب اس کا ذکر آیا۔ تو آپ نے ایک اشتہار لکھنے کا ارادہ فرمایا۔ اور پھر وہ اشتہار "قادیان کے آریہ اور ہم" کی صورت اختیار کر گیا۔ اس رسالہ کی تصنیف کی وجہ یہ اور صرف یہ ہے۔ گالیوں کے واقعہ کو اس سے کوئی تعلق نہیں۔ گو "قادیان کے آریہ اور ہم" میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے گالیوں کا ذکر کیا۔ مگر رسالہ محض آریوں پر آسمانی نشانات کی شہادت کے متعلق اتمام حجت کے طور پر لکھا گیا۔ اور یہ باتیں جو میں کہتا ہوں۔ رسالہ "قادیان کے آریہ اور ہم" کے دیکھنے اور پڑھنے سے معلوم ہو سکتی ہیں اور ۱۹۰۷ء کے ابتدائی اخبارات "الحکم" اور "بدر" کے مطالعہ سے جلسہ کی کیفیت اور واقعات پیش آمدہ سے ظاہر ہے۔

میں ان احباب کی خدمت میں جو سلسلہ کی تاریخ میں کوئی واقعات یا روایات پیش کریں یہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ عہد سعادت کے اخبارات وغیرہ کو دیکھ لیا کریں۔ اس لئے کہ شاذ و نادر ہی کوئی واقعہ چھوڑا گیا ہے۔ محض یاد سے بعض اوقات واقعات مختلط ہو جاتے ہیں۔ خاکسار عرفانی

تحریک جدید کا مستقل فنڈ دائمی طور پر اسلام کی تبلیغ کا کام دیگا

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ ۳۰ جون پر بہت سی جماعتوں اور افراد نے بفضل خدا عملاً لبیک کہا۔ اور اکثر نے اپنے وعدوں کو سو فیصدی پورا کر دیا ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ ایسی جماعتوں۔ اور افراد کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ مگر بعض جماعتیں اور افراد ایسے ہیں جو چندہ "تحریک جدید" کی ادائیگی میں سستی اور عدم توجہ سے کام لے رہے ہیں۔ چنانچہ ایک جماعت کے سکرٹری مال جن کا چندہ "تحریکِ جدید" وعدہ کی نسبت سے بہت کم وصول ہوا تھا۔ لکھتے ہیں:۔

اس جمعہ میں تمام احباب کو خطبہ جمعہ ۴ اگست سنایا گیا۔ سننے کے بعد اکثر احباب نے اپنا چندہ سو فیصدی ادا کر دیا۔ اور جو رہ گئے۔ انہوں نے کہا۔ بس ایک دو دن کے اندر ادا کر دیں گے۔

۴ اگست کے خطبہ کا ایک اقتباس احباب کی یاد تازہ کرنے کے لئے درج ذیل ہے۔ فرمایا "میں سمجھتا ہوں۔ اپنے دل میں اسلام کا درد رکھنے والا کوئی ایک شخص بھی ایسا نہیں ہو سکتا تھا جس کے سامنے یہ تحریک پیش کی جاتی۔ کہ اس چندہ کے ذریعہ ایک ایسا "مستقل فنڈ" قائم کر دیا جائے گا۔ جو دائمی طور پر اسلام کی تبلیغ کے کام آئے گا۔ اور وہ یہ تحریک سننے کے باوجود اس میں حصہ نہ لیتا۔ بلکہ میں سمجھتا ہوں اگر ایک رستے ہوئے با ایمان انسان کے کانوں میں بھی یہ تحریک پہونچ جاتی۔ تو اس کی رگوں میں بھی خون دوڑنے لگتا۔ اور وہ سمجھتا۔ کہ میرے خدا نے میرے مرنے سے پہلے ایک ایسی تحریک کا آغاز کر کے اور مجھے اس میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرما کر میرے لئے اپنی جنت کو واجب کر دیا۔ مگر تم میں سے کتنے ہیں۔ جنہوں نے اس کی اہمیت کو سمجھا۔ تم میں سے کتنے ہیں۔ جنہوں نے استقلال کے ساتھ اس میں حصہ لیا!"

پس ہر مخلص احمدی کی سب سے بڑی خواہش یہ ہونی چاہیئے۔ کہ وہ اپنے امام کے حضور پیش کردہ تحریک جدید کے وعدوں کو فوراً پورا کر دے (فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک احمدی نوجوان کی قابل تعریف خدمت خلق

۲۸ اگست ۱۹۳۹ء کا واقعہ ہے۔ کہ ایک نوجوان خواجہ برکت اللہ صاحب ساکن منڈیالہ وڑائچ ضلع گوجرانوالہ پونچھ سے میرپور بذریعہ لاری جا رہے تھے۔ ڈرائیور باوجود منع کرنے کے بہت تیز رفتار سے لاری چلا رہا تھا۔ فرنٹ سیٹ پر ایک عورت بیٹھی ہوئی تھی۔ ڈرائیور اس کے ساتھ بات چیت میں بھی مشغول تھا۔ لاری تقریباً ۳۵۔۴۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے جا رہی تھی۔ پہاڑی سڑک تھی۔ جس میں قدم قدم پر موڑ آتے تھے۔ آخر لاری تین قلابازیاں کھاتی ہوئی کھڈ میں جا گری۔ سب سے پہلے ڈرائیور باہر نکلا۔ اور نامعلوم سمت کی طرف بھاگ گیا۔ اس کے بعد خواجہ صاحب باہر نکلے۔ اور سواریوں کو بدقت باہر نکالا۔ مسافر جن میں پانچ عورتیں۔ پانچ بچے۔ اور آٹھ مرد تھے۔ تقریباً تمام کے تمام حواس کھو چکے تھے۔ خواجہ صاحب نے ان کا سامان بھی نکالا۔

کچھ عرصہ کے بعد ایک اور لاری آئی۔ خواجہ صاحب نے سب مسافروں کو سامان سمیت اس میں سوار کرایا۔ اور کچھ دور موضع کھوئی رٹہ پہونچ کر ہسپتال سے سب کی پٹیاں کرائیں۔ خواجہ صاحب کو خود بھی چوٹ لگی تھی۔ اور ناک سے خون جاری تھا۔ جو رات کے تقریباً بارہ بجے بند ہوا۔ مگر انہوں نے سب سے آخر میں پٹی کرائی۔ اور زخمیوں کو ۴ ایک دوکان سے دودھ لا کر پلاتے رہے۔ دیکھنے والے اس ہمدردی کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ خدا تعالےٰ ہمارے سب نوجوانوں کو اس قسم کی خدمت گزاری کی توفیق عطا فرمائے۔

خاکسار ڈاکٹر بشیر محمود سکرٹری جماعت احمدیہ پونچھ

ملکی واقعات

وائسرائے سے ملاقات کے بعد گاندھی جی کا بیان

شملہ سے ۵ ستمبر کی اطلاع ہے۔ کہ آج گاندھی جی نے یہاں سے روانگی سے قبل یہ بیان جاری کیا۔ کہ جب میں دہلی سے گاڑی میں سوار ہوا۔ تو ایک ہجوم "ہم کوئی سمجھوتہ نہیں چاہتے" کے نعرے لگا رہا تھا۔ ایک کانگرس کمیٹی نے بھی مجھے لکھا تھا۔ کہ میں حکومت سے کوئی سمجھوتہ نہ کروں۔ لیکن ان لوگوں کو علم نہیں کہ مجھے ایسے انتباہ کی ضرورت ہی نہ تھی۔ کیونکہ یہ میرے اختیار میں ہی نہیں۔ میں نے وائسرائے سے صاف طور پر کہہ دیا۔ کہ مجھ سے بات چیت یا سمجھوتہ کرنے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی انہوں نے مجھے سمجھوتہ کے لئے بلایا تھا۔ میں وائسریگل لاج سے کوئی خفیہ یا علانیہ معاہدہ کئے بغیر خالی ہاتھ واپس آیا۔ اگر کوئی معاہدہ ہوا تو وہ کانگرس سے ہوگا۔ مجھے ورکنگ کمیٹی کی طرف سے کوئی ہدایت نہ تھی۔ اور اپنی یہ پوزیشن وائسرائے کے سامنے واضح کرنے کے بعد میں نے ان کو بتایا کہ میری ذاتی ہمدردی خالص انسانیت کے نقطۂ خیال سے برطانیہ اور فرانس کے ساتھ ہے۔ لنڈن کی تباہی اب تک ناممکن سمجھی جاتی تھی۔ مگر اب اس کے امکان کے تصور سے ہی میں کانپ اٹھتا ہوں۔ اور جب میں وائسرائے کے سامنے پارلیمنٹ کے ایوانوں اور ویسٹ منسٹر ایبے اور ان کی تباہی کے امکانات کا ذکر کر رہا تھا۔ تو میرا دل بھر آیا۔ اور میں بہت ہی غمگین ہوا۔ میں ہمیشہ اپنے دل میں خدا سے یہ جھگڑا کرتا رہتا ہوں۔ کہ وہ ایسی باتیں کیوں ہونے دیتا ہے۔ مجھے میرا عدم تشدد کمزور معلوم ہوتا ہے۔ مگر ہمیشہ اس کا یہی جواب ملتا ہے۔ کہ نہ تو عدم تشدد کمزور ہے۔ اور نہ ہی ایشور۔ بلکہ کمزوری اور بزدلی انسانوں میں ہے۔ مجھے پُر امید دل کے ساتھ عدم تشدد کے سلسلہ میں اپنی کوششوں کو جاری رکھنا چاہئیے۔ خواہ میں اس کوشش میں ہی ختم کیوں نہ ہو جاؤں۔ ۲۳ جولائی کو میں نے ہٹلر کو ایک خط لکھا تھا۔ کہ آپ ہی واحد شخص ہیں جو جنگ کو روک سکتے ہیں۔ اس نے اسے روکیں۔ اور میری آتما کی آواز کو سنیں۔ مجھے اس وقت ہندوستان کی آزادی کی فکر نہیں۔ اسے تو آزادی ملے گی ہی۔ لیکن اس کی کیا قیمت ہوگی اگر انگلینڈ اور فرانس کو شکست ہوگئی۔ یا جرمنی کی تباہی اور ذلت کے بعد انہیں کامیابی ہوئی۔ مجھے تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہٹلر خدا کو مانتا ہی نہیں۔ وہ صرف ظلم کی طاقت پر ایمان رکھتا ہے۔ اور جیسا کہ مسٹر چیمبرلین نے کہا وہ کسی کی پرواہ نہیں کرے گا۔ اور ایسی تباہی کے امکانات کی موجودگی جس کی مثال پہلے نہیں ملتی۔ تمام ذمہ وار ہندوستانیوں اور کانگرسیوں کو فیصلہ کرنا چاہئیے۔ کہ اس خوفناک ڈرامہ میں ہندوستان کیا پارٹ ادا کریگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان کے کمانڈر انچیف کی تقریر

۵ ستمبر کو ہندوستان کے کمانڈر انچیف نے شملہ سے ایک تقریر براڈکاسٹ کی جس میں بیان کیا۔ کہ آپ سن چکے ہیں کہ ہندوستانی افواج کو جدید معیار پر لانے کے لئے حکومت برطانیہ نے ہمیں ۳۳ کروڑ پونڈ عطا کئے ہیں۔ چیٹفیلڈ کمیٹی کی رپورٹ پر عمل کرنے سے ہندوستانی افواج کا معیار بہت بلند ہو جائے گا۔ گذشتہ جنگ میں ہندوستان نے آزادی اور تہذیب کی خاطر شاندار خدمات سرانجام دی تھیں اور دیکھنا ہے کہ اب وہ کیا کرتا ہے۔ اگر ملایا اور سنگاپور دشمنوں کے قبضہ میں چلے جائیں۔ تو کلکتہ سے مدراس تک تمام مشرقی ساحل دشمن کی لوٹ مار کا نشانہ بن جائے گا۔ اور ملایا کے چھن جانے کے یہ معنی ہیں کہ برما کے سینہ پر پستول کی نالی رکھ دی جائے۔ اسی طرح ہندوستان کے مفاد کے لئے یہ بھی ضروری ہے۔ کہ مصر اور عدن دشمن کے قبضہ میں نہ جائیں۔ یہ جگہیں ہندوستان کے ناکے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ وہاں ہندوستانی افواج کو بھیجا گیا ہے۔ اپنی حفاظت کے لئے ہندوستان کو ایسا انتظام کرنا چاہئیے کہ موقعہ آنے پر ان ناکوں پر فوراً کمک پہونچائی جا سکے اس کے علاوہ ہندوستان کو اپنی سرحدات و بندرگاہوں کی حفاظت نیز ملک میں امن قائم رکھنے کے لئے بحری۔ بری اور ہوائی ہر قسم کی فوج درکار ہے۔ اور غیر ممالک کو بھیجی جانے والی افواج کی طرح ملک میں رہنے والی فوجیں بھی جدید ترین آلات سے مسلح ہونی چاہئیے۔ آج افواج کی تعداد اتنی مفید نہیں جتنا ان کا جدید ترین آلات سے مسلح ہونا۔ ناقص طور پر مسلح فوج کی حیثیت بھیڑوں کے گلے سے زیادہ نہیں۔ اس لئے ارادہ ہے کہ ہندوستانی افواج کو مسلح کرنے کے ساتھ ساتھ اس کی تعداد میں کمی بھی کر دی جائے۔ اب جنگ میں گھوڑوں کا استعمال بھی ترک کر دیا جائے گا۔ کیونکہ موجودہ اسلحہ جات کی جنگ میں انسان کے اس سب سے بڑے دوست کا حشر خطرناک ہے۔ آخر میں میں آپ لوگوں کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ ہندوستان کی حفاظت کے لئے ہم لوگ اپنی پوری کوشش کر رہے ہیں۔ اور آپ لوگوں کی امداد ہمارے لئے بہت حوصلہ افزا ہوگی۔

مرکزی اسمبلی کی کارروائی

شملہ سے ۵ ستمبر کی خبر ہے کہ آج آنریبل سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے مرکزی اسمبلی میں ڈیفنس آف انڈیا آرڈیننس پیش کیا۔ تا اسے قانونی صورت دی جا سکے لیکن اس سے پہلے مسلم لیگ پارٹی کے ایک ممبر نے میڈیکل ڈپلومہ بل میں ایک ترمیم پیش کی کہ جس جگہ کوئی شخص پریکٹس کرنا چاہے۔ اس کے لئے وہاں کی لوکل زبان کا جاننا ضروری شرط ہو۔ آنریبل سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے اعتراض کیا۔ کہ اس ترمیم کے پیش کرنے کے لئے کافی وقت نہیں دیا گیا۔ اور اس وجہ سے صاحب صدر نے اس ترمیم کے پیش کئے جانے کی اجازت نہ دی۔ مسلم لیگ پارٹی نے بل کی اس تمام دفعہ کی مخالفت کی۔ مگر کثرت آراء سے یہ دفعہ پاس ہو گئی۔ اس پر مسلم لیگ پارٹی کے ممبر سر یامین خان نے اس بارہ میں ایک بیان دینا چاہا کہ لیگ پارٹی کی طرف سے کام کو جلد سے جلد ختم کرنے میں تعاون کے باوجود اس کی ترمیم مسترد کر دی گئی ہے۔ مگر صدر نے کہا کہ اس مرحلہ پر کوئی بیان نہیں دیا جا سکتا اس پر سر یامین خاں نے غصہ میں آ کر کہا کہ پارٹی واک آؤٹ کر رہی ہے۔ اور مسلم لیگ پارٹی کے دس ممبر جو وہاں موجود تھے چلے گئے۔ اس کے باوجود بحث جاری رہی اور بل پاس ہو گیا۔ اس کے بعد آنریبل سر ظفر اللہ خان صاحب نے ثالثی بل کو سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کرنے کی تحریک کی۔ اس موقعہ پر مسلم لیگ پارٹی واپس آ چکی تھی تھوڑی سی بحث کے بعد یہ تحریک بھی پاس ہو گئی۔ آنریبل لاء ممبر نے اعلان کیا۔ کہ اگر اجلاس کے اختتام سے قبل کانگرس پارٹی اجلاس میں آ گئی تو اس کے ممبروں کو بھی سلیکٹ کمیٹی میں لیا جا سکتا ہے۔

اس کے بعد سر رضا علی نے چیٹفیلڈ کمیٹی کی رپورٹ کے خلاف تحریک التوا پیش کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس سے سارے ملک میں بے اطمینانی پھیل گئی ہے۔ کہا تو جاتا ہے کہ ہندوستان تمام ذرائع سے برطانیہ کی مدد کرے۔ مگر اسے اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کے لئے حکومت برطانیہ نے جو امداد دی ہے۔ وہ بالکل معمولی ہے۔ مسٹر جیمز نے کہا کہ اس موضوع سے دلچسپی رکھنے والے سب لوگوں کی شہادات لی گئی تھیں۔ اور اس ہاؤس سے اس لئے مشورہ نہیں لیا گیا تھا۔ کہ فوجی راز ظاہر نہیں کئے جا سکتے۔ آپ نے محرک سے درخواست کی۔ کہ موقعہ کی نزاکت کا احساس کریں۔ اور ملک کو بچانے کے لئے اپنے دوستوں پر یہ گولی نہ چلائیں۔ آنریبل لاء ممبر نے بھی تحریک کی مخالفت کی۔

غیر ملکی اہم واقعات

ہٹلر اور وزیر اعظم فرانس کی آخری خط و کتابت

کلکتہ سے ۵ ستمبر کی خبر ہے کہ جرمن قونصل جنرل نے وزیر اعظم فرانس اور ہٹلر کی ایک خط و کتابت یونائیٹڈ پریس کی وساطت سے شائع کی ہے۔ ۲۶ اگست کو وزیر اعظم نے ہٹلر کو لکھا کہ امن کا مستقبل اب بھی آپ کے ہاتھ میں ہے۔ آپ کو میری ذات پر اور جرمنی کو فرانس کے پر امن رویہ پر کوئی شک نہیں ہو سکتا۔ ان دونوں ملکوں کے تعلقات کی استواری میں مجھ سے زیادہ کوشش کسی نے نہیں کی۔ میں ہمیشہ صدق دل سے آپ سے تعاون کرتا رہا ہوں۔ اور اب تک کوئی ایسی بات نہیں ہوئی۔ جو بین الاقوامی الجھنوں کے پر امن حل کے تلاش میں روک ہو سکے۔ آپ یقین رکھیں۔ کہ دونوں اقوام ہیں میں آزادانہ سمجھوتہ کرانے کیلئے ہم بالکل تیار ہیں۔ اور ڈینزگ کے بارہ میں پولینڈ سے جرمنی کے جو اختلافات ہیں۔ انہیں پر امن اور منصفانہ طور پر حل کیا جا سکتا ہے۔ پولینڈ کیساتھ فرانس کی دوستی دوسرے ممالک کے پر امن ارادوں پر اثر انداز نہیں ہو سکتی۔ اور ہر نیک دل شخص اس بات کو تسلیم کرے گا۔ کہ پولینڈ کے ساتھ پر امن سمجھوتہ کی آخری کوشش کئے بغیر آپ کو تباہ کن جنگ کا آغاز ہرگز نہیں کرنا چاہیئے۔ آپ جرمنی کے وقار کو ادنےٰ صدمہ پہنچائے بغیر امن کو قائم رکھ سکتے ہیں۔ اور میں اس جھگڑے کو چکانے کے لئے نیک نیتی کے ساتھ کوشش کرنے کا وعدہ کرتا ہوں۔ آپ جانتے ہیں۔ جنگ سے عوام کو کس قدر نفرت اور خوف ہے۔

فرانسیسی وزیر اعظم نے "پیارے جرمن چانسلر" کے لقب سے ہٹلر کو مخاطب کیا تھا۔ اس کے جواب میں ہر ہٹلر نے یور ایکسی لینسی کے الفاظ سے خطاب کرتے ہوئے جواباً لکھا۔ کہ میں آپ کے خیالات کا احترام کرتا ہوں۔ جنگ کا ایک پرانا سپاہی ہونے کی حیثیت سے مجھے بھی آپکی طرح اسکی تباہی کا احساس ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ میں نے فرانس کے ساتھ جھگڑوں کو صدق دل سے طے کرنے کی ہمیشہ کوشش کی۔ اور سار کی واپسی کے بعد میں نے فرانس کے ضمن میں اپنے مطالبات ترک کر دیئے ہیں۔ اور اب مغربی سرحد کے متعلق ہماری طرف سے کوئی جھگڑا نہیں۔ یہ مطالبات ہم نے اسی لئے چھوڑے ہیں۔ کہ فرانس اور جرمنی کے درمیان نزاع کے تمام امکانات ختم ہو جائیں۔ لیکن میں معاہدہ ورسیلز کی بیہودہ اور نامناسب شرائط کو دور کرنا چاہتا ہوں۔ اس کے باوجود میں نے پول گورنمنٹ کو ایک ایسی پیشکش کی۔ جس سے تمام جرمن ناراض ہو گئے۔ اور میرے سوا کوئی اور اسے قوم کے سامنے پیش کرنے کی جرأت بھی نہ کر سکتا۔ اور اگر برطانیہ پولینڈ کی پیٹھ ٹھونکنے کی بجائے اسے مصالحت پر آمادہ کرتا۔ تو جنگ کا کوئی امکان ہی نہ ہوتا۔ برطانیہ کی شہ پر پولینڈ نے ہماری تجاویز کو مسترد کر دیا۔ اور یہ سمجھتے ہوئے کہ برطانیہ اور فرانس اس کے ساتھ ہیں۔ اس نے بیہودہ مطالبات شروع کر دیئے۔ اور ڈیڑھ کروڑ جرمنوں کو مظالم کا تختہ مشق بنا دیا۔ ذرا آپ اپنے آپ کو میری پوزیشن میں رکھ کر دیکھیں۔ کہ ایسے موقعہ پر آپ کیا کریں گے۔ اس بے انصافی کو روکنے کے لئے ہم ایک مرتبہ پھر خون بہانے کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔ ہمارا مطالبہ واضح ہے۔ کہ ڈینزگ اور کاریڈر جرمنی کو واپس دیئے جائیں۔ ہماری مشرقی سرحدوں پر جو پابندیاں ہیں ان کو دور کیا جائے۔ ہمارے ساتھ شدید ناانصافیاں ہو رہی ہیں۔ اور میں انہیں دور کرنے کے لئے خود رعایا کے ساتھ ہو کر میدان جنگ میں جاؤں گا۔ اس جنگ کے نتائج خواہ کچھ ہوں۔ مگر یہ آپ خیال رکھیں۔ کہ پولینڈ کا ملک جیسا کہ وہ اب ہے بالکل ختم ہو جائے گا۔ مجھے کوئی ایسا ذریعہ نظر نہیں آتا۔ جس سے پولینڈ کو یہ ترغیب دے سکوں۔ کہ وہ کسی معقول طریق سے اس غلطی کی اصلاح کرے جو جرمن عوام کے لئے قطعاً ناقابل برداشت ہے۔

جنگ میں جرمنی کی شکست کا امکان

بوڈاپسٹ سے ۵ ستمبر کی اطلاع ہے۔ کہ ہنگری کی ایک یونیورسٹی کے کانسٹی ٹیوشنل لاء کے ایک پروفیسر ڈاکٹر لاجوس نے اس موضوع پر ایک کتاب لکھی ہے۔ جس میں اس امر پر بحث کی ہے کہ جرمنی جنگ میں کامیاب ہو سکتا ہے یا نہیں۔ اس کتاب میں مصنف نے بعض ایسی سرکاری کتب کے حوالے دیئے ہیں۔ جو صرف سرکاری دفاتر میں ہی موجود ہیں۔ اور پبلک کو ان کا علم بھی نہیں۔ اور بعض سرکاری دستاویزات کی نقول بھی اس میں درج ہیں۔ مصنف نے لکھا ہے۔ کہ جرمنی اب جنگ میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ آج وہ ۱۹۱۴ء کی نسبت بہت کمزور ہے۔ اس کے پاس فوج بہت کم ہے۔ ریلوے ٹرانسپورٹ ناقص ہے۔ اشیائے خوردنی کی بہت کمی ہے۔ فصلوں کی حالت بہت ناقص ہے۔ مالی حالت بہت خراب ہے۔ چھ سال سے کوئی بجٹ ہی شائع نہیں ہوا۔ قرضہ آمد سے سہ گنا ہے۔ اس لئے اس کی شکست یقینی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت جرمنی کے زور دینے پر حکومت ہنگری نے مصنف کو گرفتار کر کے اس پر مقدمہ چلا دیا ہے۔ اس کے علاوہ لنڈن سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ جرمنی میں عوام جنگ کے متعلق متفق الرائے نہیں ہیں۔ کئی علاقوں میں جنگ کے خلاف مظاہرے ہو رہے ہیں۔ ہٹلر نے موجودہ جنگ "موت یا فتح" کے اصول پر شروع کی ہے۔ وہ اپنے پاس ریوالور رکھتا ہے۔ مگر دوسروں سے اپنی حفاظت کے لئے نہیں۔ بلکہ اس لئے۔ کہ اگر اسے شکست ہوئی۔ تو اپنے آپ کو ہلاک کر سکے۔ کیونکہ شکست کھا کر بے عزتی کی زندگی پر وہ موت کو ترجیح دے گا۔ یہی وجہ ہے کہ میدان میں جانے سے پہلے ہی اس نے مارشل گورنگ کو اپنا جانشین مقرر کر دیا ہے۔

جنگ یورپ اور مختلف ممالک کی پوزیشن

جرمنی کے خلاف اس وقت تک پولینڈ۔ فرانس اور برطانیہ کے علاوہ نیوزی لینڈ۔ کینیڈا۔ آسٹریلیا۔ مصر۔ ہندوستان۔ جنوبی افریقہ۔ شام اور مراقش اعلان جنگ کر چکے ہیں۔ گویا اس محاذ میں گیارہ ممالک شریک ہو چکے ہیں۔ اور دوسری طرف جرمنی اکیلا ہے امریکہ۔ روس۔ جاپان۔ فن لینڈ۔ بلجیم۔ بلغاریہ۔ سوئٹزرلینڈ۔ پرتگال۔ ڈنمارک۔ ہالینڈ۔ لتھونیا۔ لٹویا۔ اسٹونیا۔ سویڈن۔ ناروے۔ آئرلینڈ۔ رومانیہ اور سپین غیر جانبداری کا اعلان کر چکے ہیں۔ اٹلی کے رویہ کے متعلق تاحال کوئی قطعی بات نہیں کہی جا سکتی۔ اس نے اعلان کیا تھا۔ کہ جب تک اس پر براہ راست حملہ نہ ہو گا۔ وہ میدان جنگ میں نہیں آئے گا۔ لیکن ۵ ستمبر کی اطلاع ہے۔ کہ اس نے اپنا بحری بیڑہ البانیہ کی بندرگاہوں میں جمع کر دیا ہے۔ رومانیہ نے اپنی غیر جانبداری کے اعلان کے ساتھ یہ کہا ہے۔ کہ اگر پولینڈ کی مشرقی سرحد پر حملہ ہوا۔ تو وہ ضرور اس کی مدد کرے گا۔ ورنہ بالکل غیر جانبدار رہے گا۔ ترکی کی پوزیشن اس وقت یہ ہے۔ کہ اگر بحیرہ روم میں برطانوی یا فرانسیسی مفاد پر کوئی حملہ ہوا۔ تو وہ مقابلہ کرے گا۔ ورنہ خاموش رہے گا۔ فنلینڈ کے دار السلطنت کی ایک خبر مظہر ہے۔ کہ ایسے حالات پیدا ہو رہے ہیں۔ کہ اسے ضرور جنگ میں حصہ لینا پڑے گا۔

جنوبی افریقہ کی پارلیمنٹ میں جنرل ہرٹزگ نے یہ قرارداد پیش کی کہ یہ ملک جنگ میں غیر جانبدار رہے گا۔ لیکن جنرل سمٹس نے یہ ترمیم پیش کی۔ کہ برطانیہ کا ساتھ دیا جائے۔ بہت بحث کے بعد ریزولیوشن گر گیا۔ اور ترمیم ۸۰ کے مقابلہ میں ۶۷ آراء سے پاس ہو گئی۔ اس پر جنرل ہرٹزگ نے استعفےٰ پیش کر دیا ہے۔ اور امید ہے کہ اب جنرل سمٹس نئی وزارت مرتب کریں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک نہایت مفید گھاس

اخبار الفضل ۱۳ر اگست میں جس گھاس کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس کی کاشت جڑوں کے لگانے کے ذریعہ سے بھی ہو سکتی ہے۔ اور کماد کی طرح اس کی پوری بھی لگائی جا سکتی ہے۔ اور اس کا موڈا بھی ۱۰ سال تک رکھا جا سکتا ہے۔ اگر اس گھاس کو اکھاڑ جائے تو اس کی جڑیں الگ الگ ہو جاتی ہیں۔ اور ہر ایک جڑ الگ الگ لگائی جاتی ہے۔ یہ گھاس سرکاری فارموں میں سے بھی مل سکتا ہے۔ مثلاً لائل پور وغیرہ سے اس کا نرخ مجھے اب معلوم نہیں۔ لیکن جب میں نے لیا تھا۔ اس وقت مجھے تین روپے میں تین سیر جڑیں ملی تھیں۔

اس کے بونے کا طریقہ یہ ہے۔ کہ جڑ یا پوری کو چار چار فٹ کے فاصلہ پر بو دیا جائے۔ اور اس کے ساتھ کوئی اور چارہ بھی بو دیا جائے۔ مثلاً مکئی وغیرہ جب مکئی دو اڑھائی فٹ ہو جائے۔ تو اسے کاٹ کر چارہ بنا لیا جائے۔ اور اس گھاس کو دو ایک فٹ چھوڑ کر کتر لیا جائے۔ اس طرح اس کی جڑیں پھیل جائیں گی اس کا دو اڑھائی فٹ چارہ اچھا ہوتا ہے۔ اسے Elephant grass Napier grass Sindh grass کہتے ہیں۔ سندھ کے صحرا میں یہ گھاس خود رَو میں نے دیکھا ہے۔ سنا ہے۔ کہ افریقہ میں بھی عام طور پر ہوتا ہے لیکن یہ معلوم نہیں کہ گورنمنٹ کے فارموں نے کہاں سے منگوایا۔ سندھ سے یا افریقہ سے یا جاوہ سے۔

میں نے یہ گھاس ایک کنال کے قریب کھڑا رکھا ہے۔ جو احمدی دوست لینا چاہیں مجھ سے جلد پوچھ سکتے ہیں۔ اس گھاس کے بونے کا موسم فروری۔ مارچ اور اپریل ہے۔ اس کے چار لو سال میں ہوتے ہیں۔ اور ہر ایک لو چری کی مانند چرایا جاتا ہے۔

فتح محمد سیال۔ قادیان

کاتبوں کی ضرورت

ایک ضخیم کتاب کی کتابت کے لئے جس میں عربی بھی کافی مقدار میں ہے۔ چند نہایت خوش خط کاتبوں کی ضرورت ہے۔ یہ کام قریباً دو تین ماہ کا ہوگا۔ لہٰذا ایسے دوست اپنے خط کا نمونہ اور اجرت ۲۹×۲۲ سائز کی تحریر فرمائیں

انچارج تحریک جدید۔ قادیان

محافظ اٹھرا گولیاں

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں یا مردہ پیدا ہوتے ہوں یا حمل گر جاتا ہو اس کو اٹھرا کہتے ہیں جن کے گھر یہ امراض لاحق ہو۔ وہ فوراً حضرت حکیم مولوی نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ طبیب شاہی سرکار جموں و کشمیر کا نسخہ محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ استعمال کریں۔ حضور کے حکم سے یہ دواخانہ ۱۹۱۰ء سے جاری ہے استعمال شروع حمل سے آخیر رضاعت تک قیمت فی تولہ سوا روپیہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکمشت منگوانے والے سے ایک روپیہ تولہ علاوہ محصول ڈاک لیا جائیگا۔ عبد الرحمٰن کاغانی اینڈ سنز۔ دواخانہ رحمانی قادیان

خضاب دلپذیر

نہایت عمدہ اور سستا پانچ منٹ میں سفید بالوں کو سیاہ کر دیتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲ آنے ایک درجن شیشی یکمشت خریدنے والے سے تین روپیہ معہ محصول پتہ ذیل سے طلب کریں۔ مینیجر شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے۔ کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آب حیات کے تصور فرمائیے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے۔ بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دے گی۔ اس کے استعمال سے اٹھارہ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہو گی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دے گی یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی بھی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آ سکتی تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے (۲) (نوٹ) فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوائیے جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

ضرورت رشتہ

ایک معزز مخلص نوجوان احمدی عمر پینتیس چھتیس سال جن کی سکانی جائداد سیالکوٹ وغیرہ میں ہے پیشہ ٹھیکیداری ساکن اکھنور ضلع جموں بوجہ غیر بے اولاد نہ ہونے کے دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ لڑکی لکھی پڑھی خوش سیرت و صورت دیندار امور خانہ داری سے واقف ہو۔ ذات پات کی کوئی قید نہیں رشتہ کنوارا درکار ہے البتہ سید و قریشی رشتہ کو ترجیح دی جائے گی۔ تمام خط و کتابت بنام پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ اکھنور ضلع جموں ریاست جموں ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک نہایت اعلیٰ درجہ کا رشتہ

صحیح النسب اعلیٰ خاندان سندی سید صالح نوجوان عمر ۲۰ سال تعلیم سینئر کیمبرج تک خوش رو خوش مزاج خوش حال ادیب آمدنی ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار پیشہ انشاء احمدی دہلی کا رہنے والا ہے۔ کیواسطے اعلیٰ خاندان کی خوشرو۔ خوش خو تعلیم یافتہ احمدی لڑکی کی ضرورت ہے۔ امارت اور ذات پات کی پابندی نہیں۔ المشتہر سکرٹیری انگلین کا لج انگلین روڈ دہلی

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

فارم

قاعدہ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ غلام محمد ولد بہاول بخش ذات جٹ سکنہ بھترانوالی تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام ڈسکہ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۲۵ر اکتوبر ۱۹۳۹ء مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۱۷ر اگست ۱۹۳۹ء

(دستخط) جناب سردار شودیو سنگھ صاحب بی۔ اے ایل ایل بی

چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

(مہر بورڈ کی مہر)

یورپ میں ہلاکت آفرین جنگ

انگلستان کی خبریں

لنڈن ۵ ستمبر۔ آج کیل کی بندرگاہ پر برطانوی بمبار طیاروں نے شدید بمباری کی جس سے جرمنوں کو کافی نقصان پہنچا۔ ایک مزید اطلاع مظہر ہے۔ کہ دو جرمن جنگی جہاز بھی غرق کر دیئے گئے ہیں۔

حکومت برطانیہ کے سمندری محکمہ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ تاحال برطانوی سمندروں میں بارود کی سرنگیں نہیں بچھائی گئیں۔

نیوزی لینڈ کی پارلیمنٹ میں ایک قرار داد منظور کی گئی ہے جس میں جرمنی کے خلاف اعلان جنگ کرنے کے علاوہ حکومت برطانیہ سے اظہار وفاداری کیا گیا ہے۔ سیکرٹری آف سٹیٹ کی وساطت سے یہ فیصلہ حکومت برطانیہ کو پہنچا دیا گیا ہے۔

اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جب تک ممکن ہوگا۔ حکومت کے دفاتر لنڈن میں ہی رہیں گے ایسا ہی دار العوام کے اجلاس بھی یہاں ہی ہوتے رہیں گے۔

میدان جنگ کی تازہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ برطانیہ کے بمبار طیاروں نے جرمنی کے شمال مشرقی ساحلی علاقہ پر تاخت کر کے جرمنی کی مشہور بندرگاہ کیل اور بیٹری۔ وسیولٹن ول ہیلیز کے مقامات پر کامیاب بم برسائے۔ جس سے جرمنی کے حربی مراکز کو بھاری نقصان پہنچا۔ جرمنوں کا دعویٰ ہے۔ کہ ان کی اینٹی ایئر کرافٹ توپوں نے پانچ برطانوی طیارے گرا لئے ہیں۔ لیکن یہ صحیح نہیں۔ برطانوی طیاروں نے پولینڈ کے علاقہ اور کاریڈور پر بھی پرواز کی اور اہل پولینڈ کی تسلی کے لئے اشتہار گرائے۔

لنڈن کے محکمۂ بحری کا اعلان ہے۔ کہ برطانوی بحری بیڑہ سرگرمی سے مصروف عمل ہے۔ لیکن تاحال جرمنی کے بحری بیڑے سے کسی مقام پر متصادم نہیں ہوا۔

۴ ستمبر سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ لنڈن کے علاوہ وسطی اور شمال مشرقی شہروں پر فضائی حملوں کا شدید خطرہ ہے۔ اس لئے لوگ وزارت دفاع کی ہدایات کے مطابق عمل کریں۔

مسٹر چیمبرلین نے آج ہاؤس آف کامنز میں اعلان کیا۔ کہ پارلیمنٹ ۷ ستمبر سے ملتوی ہو کر ۱۳ کو پھر کھلے گی۔ اگر اس عرصہ میں کوئی خاص واقعہ ہو گیا تو اجلاس پہلے بھی بلایا جا سکتا ہے۔

وزارت اطلاعات کا بیان ہے۔ کہ حکومت جرمنی نے برطانوی سفیر سر نیول ہینڈرسن کو اسوقت تک سرحد پار کرنے سے روک دیا ہے جب تک جرمن سفارت خانہ کا سٹاف برطانیہ سے واپس نہیں آجاتا۔ حکومت ہالینڈ نے اس معاملہ میں ثالث بننا منظور کر لیا ہے۔

سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ برطانوی جہاز بوسینیا کو غرق کر دیا گیا ہے۔ تمام ملازم ناروے کے ایک جہاز نے بچا لیے۔ اس کے بالمقابل برطانوی آبدوزوں نے دو جرمن جہاز غرق کر دیئے ہیں۔ ان کے ملازم بھی بچا لئے گئے ہیں۔

سویز کینال کمپنی نے اعلان کیا ہے۔ کہ یہ نہر بند نہیں کی جائے گی۔ اور کہ از روئے قانون جنگ ہو یا امن اسے بند کیا ہی نہیں جا سکتا۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ ڈیوک آف ونڈسر واپس انگلستان آ رہے ہیں۔ تا خدمات جنگ کے لئے اپنے آپ کو پیش کر سکیں۔

جرمنی کی خبریں

برلن ۵ ستمبر۔ ایک جرمن ایجنسی کا اعلان ہے۔ کہ پولینڈ کے محاذ پر جرمن فوجیں پولش عساکر سے مصروف پیکار ہیں۔ اور پولش افواج جرمن فوجوں کی تاب نہ لاتے ہوئے پیچھے ہٹ رہی ہیں۔ جرمن فوجیں کاریڈور کے جنوب میں پہنچ گئی ہیں۔ اور بہت سے علاقے پر قابض ہو چکی ہیں۔ چھوٹے چھوٹے اور غیر منظم پولش دستے مزاحمت کر رہے ہیں۔ مگر ناکام ہو کر بھاگ رہے ہیں۔ جرمنی کی ایک اطلاع ہے۔ کہ جرمن فوج کا ایک دستہ پولینڈ کی سرحد کو عبور کر کے پولش سلیشیا میں پہنچ گیا ہے۔ اور آگے بڑھ رہا ہے۔

حکومت جرمنی نے کام کرنے کا ہفتہ سات روز کا کر دیا ہے۔ اور فیکٹریوں کو اس سے آگاہ کر دیا ہے۔ نیز تمام کارخانے قومی اور دفاعی ضروریات کے پیش نظر حکومت نے اپنے قبضہ میں لے لئے ہیں۔

پولینڈ کی خبریں

وارسا ۵ ستمبر۔ سرکاری حلقوں کا بیان ہے۔ کہ پولش افواج جرمنوں کا پامردی سے مقابلہ کر رہی ہیں۔ پولش رسالہ پرشیا کی حدود میں داخل ہو چکا ہے۔ اور جرمن عساکر پولش افواج کے مقابلہ کی تاب نہ لا کر بھاگ رہے ہیں۔

جرمن ایسی کارروائیاں کر رہے ہیں جو بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی کے مترادف ہیں۔ مثلاً جرمنوں نے اکثر مرتبہ پولش لباس پہن کر پولینڈ کی حدود میں داخل ہونے کی کوشش کی۔

آج جرمن طیاروں نے پھر وارسا پر حملہ کیا۔ پولش طیاروں نے زبردست مقابلہ کیا۔ اور دشمن کے چھ طیارے نیچے گرا لئے۔ ایک جرمن خبر رساں ایجنسی کا بیان ہے۔ کہ اس لڑائی میں پولینڈ کے ۱۷ طیارے تباہ ہوئے اور جرمن طیاروں کو خفیف سا نقصان پہنچا۔

آج فضائی حملہ کے خطرہ کا اعلان ہوتے ہی پولش طیارے فضا میں پہنچ گئے اس اثنا میں جرمن طیارے شہر کے قریب آ گئے تھے مگر انکو دریائے وسچولا کے پل پر بمباری کرنے میں کامیاب نہ ہونے دیا گیا۔

۲۰ جرمن طیاروں نے وارسا پر یلغار کی لیکن طیارہ شکن توپوں نے ۱۰ کو گرا لیا۔

پولینڈ کے صدر نے اپنی قوم کے نام ایک ولولہ انگیز بیان شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ پولینڈ جارحانہ اقدام کے خلاف برسرپیکار ہے۔ اس لئے اس وقت ساری دنیا کی ہمدردی اس کے ساتھ ہے۔ کسی شخص کو دیانتداری کے ساتھ واقعات کا مطالعہ کرنے کے بعد اس امر میں شبہ نہیں رہ سکتا۔ کہ جارحانہ حملہ کس نے کیا۔ اور اس جنگ کی غرض وغایت کیا ہے۔

صدر نے حکم جاری کیا ہے۔ کہ پولینڈ میں چیکوسلواکیہ کی ایک فوج مرتب کی جائے (جنہوں نے پولینڈ کا ساتھ دینے کا اعلان کیا ہے۔) یہ فوج پولش فوج کا حصہ ہوگی۔ مگر اس کی حیثیت جداگانہ ہوگی۔ چیک اور سلواک اس وقت تک ہزاروں کی تعداد میں اس نئی فوج میں شامل ہو چکے ہیں۔ اس فوج کا کمانڈر چیک جنرل پرشلا ہوگا۔

پولینڈ کی پیدل اور سوار فوج جرمن لائن کو توڑ کر جرمن علاقہ میں داخل ہوگئی ہے۔ اس موقعہ پر بہت سے سول لوگوں نے بھی فوجوں کی امداد کی۔ اور توپوں کی خوفناک بارش کے باوجود آگے بڑھتے گئے۔

ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ کل پانچ بجے شام پولینڈ میں ۱۵ میل لمبی قطار میں ہوائی جہاز بارش کی طرح بم برساتے رہے۔ جس سے متعدد مقامات جل گئے کانسٹن کے جس مکان میں امریکہ کا سفیر مع بال بچوں کے فروکش تھا۔ وہ بھی جل گیا۔ سفیر مذکور نے اس واقعہ کی اطلاع اپنی حکومت کو بھیج دی ہے۔

کل کی اشاعت میں یہ خبر بھی ہدیہ قارئین کی جا چکی ہے۔ کہ جرمنوں نے طیاروں سے کود کر پولینڈ کے سلسلہ رسل ورسائل کو کاٹنے کی کوشش کی۔ مگر وہ اس میں ناکام رہے۔ آج بھی اس قسم کی کوشش کی گئی۔ مگر جرمنوں کو اس میں بھی کامیابی نہ ہوئی۔

مشرقی پروشیا سے بھی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ پولش فوجیں جرمن علاقے میں گھس گئی ہیں۔ اور ترو برگ اور ڈریونگ سے آگے بڑھ گئی ہیں۔ ان مقامات پر جرمن فوجوں کو شکست فاش ہوئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرانس کی خبریں

پیرس ۵ ستمبر۔ حکومت جرمنی نے اعلان کیا تھا کہ بمباری صرف فوجی مقامات پر کی جائے گی۔ لیکن اب تک ۲۳ شہروں پر بمباری کر کے پرامن شہریوں اور دیہاتیوں کو تباہ کیا جاچکا ہے۔

وزیر اعظم فرانس نے اعلان کیا ہے کہ فرانس نازی بربریت اور مظالم کا خاتمہ کر دے گا۔

بہت سے باوردی جرمن سپاہی دریائے رائن میں تیر کر فرانسیسی سرحد میں داخل ہو رہے ہیں۔ ان میں سے اکثر اپنے آپ کو فرانسیسی حکام کے حوالے کرتے ہوئے فرانس کی غیر ملکی افواج میں شمولیت کی درخواست کر رہے ہیں۔

پیرس ۵ ستمبر۔ اعلان کیا گیا ہے کہ حکومت فرانس نے جرمنی کے خلاف زبردست جارحانہ کارروائی شروع کر دی ہے۔ بحری فوجیں اپنے اپنے محاذ پر پہنچ کر جرمن افواج سے متصادم ہو رہی ہیں اور اکثر مقامات پر جرمنوں کو پسپا کیا جا رہا ہے فرانس کی مشرقی سرحد پر فرانسیسی عساکر جدید وضع کے سامان حرب سے مسلح ہو کر جرمن کے علاقے پر یلغار کر رہے ہیں فرانسیسی بمبار طیارے جرمن فوجی مراکز پر بمباری میں مصروف ہیں

پیرس ۴ ستمبر بین الاقوامی سیاسیات کی ماہر میڈم ڈیوٹن نے لکھا ہے۔ کہ مسولینی ہٹلر کا ہمدرد نہیں۔ وہ موقعہ کی تاک میں ہے۔ اور یہ کوئی بعید نہیں۔ اگر وہ ہٹلر کو دغا دے جائے۔

ہندوستان کی خبریں

شملہ ۵ ستمبر۔ آج سر چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے مرکزی اسمبلی میں ڈیفینس آف انڈیا بل پیش کیا جس کا مقصد قیام امن اور حفاظت ہندوستان ہے۔

حیدر آباد ۵ ستمبر۔ حضور نظام کی حکومت کی طرف سے ملک معظم کی حکومت کو یقین دلایا گیا ہے۔ کہ دوران جنگ میں وہ اس کے ساتھ پورا پورا تعاون کرے گی

بمبئی ۵ ستمبر۔ تمام جہازوں کے افسروں سے جو بندرگاہ میں لنگر ڈالے ہوئے ہیں گورنمنٹ کے اس حکم کی تعمیل کرائی گئی ہے کہ وہ بندرگاہ کی حدود میں وائرلیس استعمال نہیں کر سکتے۔

کلکتہ ۵ ستمبر۔ ریلوے پلوں کو ہوائی حملوں سے بچانے کے لئے پولیس کا پہرہ لگا دیا گیا ہے۔ ایسٹرن بنگال ریلوے پر ہارڈنگ پل سب سے بڑا ہے۔ اس کی حفاظت کا بھی خاص انتظام کیا گیا ہے۔

گیا ۵ ستمبر۔ ریلوے پلوں ڈاکخانوں اور وائرلیس سٹیشن کی حفاظت کا خاص انتظام کر دیا گیا ہے۔ ایک جرمن انجنیئر کو حراست میں لے لیا گیا ہے۔

شملہ ۵ ستمبر۔ ہائی کمشنر فار انڈیا لنڈن نے حکومت ہند کو اطلاع دی ہے کہ وہ برطانیہ میں تعلیم پانے والے ہندوستانی طلباء و طالبات کو ہر ممکن امداد دینے کی کوشش کر رہے ہیں جو شہر خالی ہو چکے ہیں۔ ان میں واقع یونیورسٹیوں کی طرف سے محفوظ مقامات پر تعلیم کو جاری رکھنے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ اور طلباء کو مشورہ دیا گیا ہے کہ اپنی تعلیم کو جاری رکھیں ہندوستانی طلباء کو برطانوی طلباء کے مساوی سہولتیں بہم پہنچائی جا رہی ہیں۔ ان میں سے جو واپس آنا چاہیں۔ انہیں پاسپورٹ مہیا کرنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ تمام ہندوستانی طلباء کو چاہیئے کہ اپنے نام رجسٹر کرا دیں جو طلباء ہندوستان سے تعلیم کے لئے آنا چاہیں انہیں مشورہ دیا جاتا ہے کہ ارادہ ملتوی کر دیں۔

کراچی ۴ ستمبر۔ اس امر کے تمام انتظامات مکمل کر لئے گئے ہیں۔ کہ خطرہ کے وقت کراچی شہر کو ۲۴ گھنٹہ کے اندر اندر خالی کیا جا سکے۔ غیر ملکیوں کی حرکات پر نگرانی کی جا رہی ہے ڈرگ روڈ اور کراچی روڈ پر طیارہ شکن توپیں نصب کر دی گئی ہیں۔ مختلف مقامات پر ملٹری اور مسلح پولیس پہرہ دے رہی ہے ہنگامی دفتروں میں عارضی ہسپتال قائم کرنے کا مسئلہ بھی زیر غور ہے۔ موجودہ فوجی طاقت میں روزمرہ اضافہ کیا جا رہا ہے۔

شملہ ۵ ستمبر۔ حکومت ہند نے اعلان کیا ہے۔ کہ آج سے جو خطوط یا پارسل ہوائی ڈاک سے ان ممالک کو بھیجے جائیں گے جن کے ساتھ یہ سلسلہ ابھی جاری ہے۔ ان پر محصول جدید شرح سے وصول کیا جائے گا۔ جو پہلے اخبارات میں مشتہر ہو چکی ہے۔

متفرق خبریں

شملہ ۵ ستمبر۔ گاندھی جی نے شملہ سے روانہ ہونے سے قبل سر سکندر حیات خان وزیر اعظم پنجاب۔ سر رضا علی اور مسٹر اینے سے ملاقات کی۔ اور موجودہ صورت حالات پر تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔

رامپور ۵ ستمبر۔ رامپور کی صورت حالات پہلے سے بہتر ہے مشہور کانگرسی اور جمعیتہ العلماء کے ارکان کا ایک وفد گذشتہ شام رامپور آیا جس نے حکام ریاست سے گفت و شنید کی۔ ارکان وفد نے حکام کے رویہ کے متعلق اظہار اطمینان کیا۔

لنڈن ۵ ستمبر۔ قاہرہ کی ایک اطلاع ہے کہ مصر کی تمام سیاسی پارٹیوں نے جن میں وفد پارٹی بھی شامل ہے موجودہ جنگ میں برطانیہ کی مدد کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے اور حکومت برطانیہ کو ایک مکتوب میں یقین دلایا گیا ہے۔ کہ نہ صرف مصر بلکہ تمام عرب ممالک اس کی مدد کے لئے کمربستہ ہیں۔ اور ایک دو دن کے اندر اندر اس کا اعلان کر دیں گے۔

نیویارک ۴ ستمبر۔ امریکن اخبارات نے برطانیہ اور فرانس کی حمایت میں مقالات لکھتے ہوئے ہٹلر کو ڈاکو اور امن عالم کا دشمن بتایا ہے۔

لنڈن ۵ ستمبر حکومت روس نے غیر جانبداری کا اعلان کر دیا ہے۔ لیکن دونوں فریقوں کو اس سے اسلحہ خرید سکنے کی اجازت ہوگی۔

شملہ ۴ ستمبر۔ برٹش انڈیا سے سونے کی درآمد اور برآمد کو بند کر دیا گیا ہے

نئی دہلی ۵ ستمبر ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج دہلی نے آج مولوی مظہر الدین صاحب ایڈیٹر وحدت دارالامان کے مقدمہ قتل کا فیصلہ سناتے ہوئے ۸ ملزمین میں سے ۵ کو بری کر دیا۔ ایک یعنی شفیع احمد کو سزائے موت کا۔ محمد احمد کو حبس دوام عبور دریائے شور کا اور نواب مرزا کو تین سال قید بامشقت کا حکم سنایا۔

قاہرہ ۵ ستمبر۔ وزیر اعظم مصر نے اعلان کیا ہے کہ ترکی بالکل تیار۔ اور پا برکاب کھڑا ہے۔ نیز مصری فوجوں کو بھی بالکل ترکی و برطانوی طریق پر تربیت دی جا رہی ہے مصری افواج کا کمانڈر، شیخ فاروق العزیز مصری پاشا کو مقرر کیا گیا ہے۔

نیویارک ۵ ستمبر۔ جرمنی کے تجارتی جہاز جو ساحل میکسیکو پر لنگر انداز تھے۔ اعلان جنگ کے بعد وہیں روک لئے گئے ہیں اٹلی کے دو بڑے بڑے جہازوں کو واپس اٹلی روانہ کر دیا گیا ہے۔

واشنگٹن ۵ ستمبر۔ امریکہ نے ۶ ابتاہ کن جہازوں کو اس امر کے لئے مقرر کیا ہے کہ وہ دیکھیں متحارب ممالک کا کوئی جہاز کسی جگہ ایسی حرکت نہ کر سکے جو امریکہ کے اعلان غیر جانبداری کے منافی ہو۔

مدراس ۵ ستمبر کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ہنگامی اجلاس میں اعتدال پسند کانگرسی لیڈروں نے مسٹر بوس کو شامل ہونے کی دعوت دی تھی۔ اس بارے میں مسٹر بوس نے کہا میں ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں بخوشی شرکت کرونگا مجھے امید ہے کہ اس آخری وقت میں ورکنگ کمیٹی جرأت اور دلیری کا ثبوت دیگی۔ اس صورت میں میں اپنی ناچیز خدمات کمیٹی کے سپرد کر دوں گا لیکن اگر بد قسمتی سے کمیٹی نے ایسا رویہ اختیار کیا جو میری نظروں میں کمزور یا غلط ہوا تو مجھے علیحدہ ہونا پڑے گا۔

لائلپور ۵ ستمبر۔ سنبھہ خالص ۲۲/-
سوتر بارہ ۱۰ پونڈ بنولہ بیورہ ۲/۹ بنولہ دیسی ۲/۱۲ تل توریہ ۲/۳/- ۴/۳ گھی ۴۲/۱۲ چنے ۶/۷/۳ مکی ۱/۱/۳ آٹا مشین ۲/۱۴ آٹا ل ۲/۶/۱ سوجی ۲/۱۲ میدہ ۲/۱۲/۰ روا ۲/۱۲ گندم دڑہ ۲/۹/۶ گندم ۵۹ ۲/۱۲/۶ گڑ ۸/۸ شکر ۹/۴ اون ۳۳/۳ چاول عام ۳/۴ مرچ سرخ ۷/- ۸/۱ کما ڈنڈے ۲ من وزنی بوری ۲۹/۸/- کراچی میں سونا ۴۰/-/-

کراچی (بذریعہ ڈاک) یہاں اخباری کاغذ کا نرخ یہاں تک بڑھ گیا ہے کہ اخبارات کے

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی